جدول ببعض تناقضات الشيعة (أوردو)

شیعی تضادات کا ٹیبل

اقوال	تضاد
ان کے بعض افراد تحریف قرآن کا انکار کرتے ہیں	پھر انہی تحریف سے متعلق اقوال کہنے والوں کی وہ لوگ عزت وتوقیر بھی کرتے ہیں۔
امامت ان کے نزدیک دین کا ایک اہم رکن شمار ہوتا ہے	اس موضوع سے وابستہ کوئی بھی آیت صراحۃ نازل نہیں ہوئی
وہ لوگ حضرت علی اور ان کی شجاعت کی تعریفیں اور ثنا خواں ہیں	پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کے سامنے ہی بی بی فاطمہ کو پیٹا۔
وہ لوگ حضرت علی اور ان کی شجاعت کی تعریفیں اور ثنا خواں ہیں	پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے امامت کو ترک کر دیا اور قرآن کو چھپا دیا
امامت ایک مہتم بالشان شرعی ضرورت ہے	بطور تقیہ حضرت علی نے پس پشت ڈال دیا اور اس موضوع پر حضرت حسین نے جنگ کی
غیر معصوم کا حکم لگانا جائز نہیں ہے۔	اس کے باوجود معصوم مخفی ہو گیا اور غیر معصوم کا حکم لگا دیا
تطہیر والی آیت فقط آل بیت میں سے چار افراد کے لئے ہی مخصوص ہیں	پھر اسی آیت سے اثنا عشر کے لئے دلیل پیش کرتے ہیں
یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بعض اولاد سے متعلقہ امامت والی آیت سے دلیل پیش کرتے ہیں	باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حکم نہیں لگایا گیا
حضرت عمر کی عداوت حضرت علی سے	لیکن حضرت عمر حضرت علی سے مشورے لیتے ہیں، وہ ان کو امیدواران کی چھہ افراد والی فہرست میں شامل کرتے ہیں، اور ان کی بیٹی سے شادی بھی کرتے ہیں۔
آل بیت سے بی بی عائشہ کی دشمنی	انہوں نے بی بی فاطمہ اور کساء والی حدیث بھی روایت فرمائی
حضرت ابوبکر نے بی بی فاطمہ پر ظلم کرتے ہوئے فدک عطا نہیں فرمایا	حضرت علی اس ظلم کو جانتے ہوئے بھی حضرت ابوبکر کی خلافت کو قبول بھی فرمایا
وہ کہتے ہیں امیر معاویہ کافر ہیں	اس کے باوجود حضرت حسن نے ان کی خلافت کو قبول فرمایا
وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ہیں	لیکن وہ اپنے اماموں کو کچھ ایسی قدرات اور صفات سے متصف کرتے ہیں جو اللہ کے ساتھ خاص ہیں، اور انہی اماموں سے مدد کے لئے دہائیاں بھی دیتے ہیں۔

عدم الغلو في آل البيت (أوردو)

آل بیت میں عدم غلو

دعا میں شرک کی آمیزش سے گمرہی کے اسباب

١۔ وہ دعوی کرتے ہیں کہ انبیاء کرام اپنی وفات کے بعد اور شہداء کا عالم برزخ میں منتقل ہوجانے سے ان کے حق میں دعا کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔

لیکن یہ غلط ہے؛ کیونکہ عالم برزخ کی زندگی دنیوی زندگی سے مختلف ہوتی ہے، نیز یہ نہیں فرمایا گیا ہے کہ وہ وہاں پر کائنات کے اندر تصرف یا دوسروں کے لئے دعا کرنے پر قادر ہونگے یا نہیں۔

٢۔ وہ دعوی کرتے ہیں کہ انبیاء کرام کا معجزہ اور اولیاء صالحین کے ہاتھوں کرامات رونما ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے ان کو کائنات کے اندر تصرف کرنے کا اختیار عطا کردیا ہے، اور یہ اختیار ان کی وفات کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

لیکن یہ غلط ہے؛ کیونکہ یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے، بلکہ اللہ تبارک وتعالی جن کے حق میں چاہتا ہے ان کو بطور تایید اور دنیا میں ثابت قدمی نیز اپنی رضا واختیار مطلق کے تحت جب چاہتا ہے اسی وقت یہ قدرت انہیں عطا کردیتا ہے۔ آیت کریمہ ہے: وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ (سورة الاعراف: ٢٠٣) اور جب تم ان کے پاس (کچھ دنوں تک) کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے (اپنی طرف سے) کیوں نہیں بنالی۔ کہہ دو کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتا ہے۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا: وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا (سورة الاسراء: ٩٠) أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا (سورة الاسراء: ٩١) أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا (سورة الاسراء: ٩٢) أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا (سورة الاسراء: ٩٣) اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ (عجیب وغریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی یا تو) ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کردو (٩٠)۔ یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو (٩١) یا جیسا تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کے ٹکڑے لا گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لاؤ (٩٢) یا تو تمہارا سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ۔ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھ بھی لیں۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں (٩٣)۔

٣۔ وہ دعوی کرتے ہیں کہ انبیاء کرام اور اولیاء صالحین کی سفارش کے ثبوت سے یہ بھی ثبوت ملتا ہے کہ اب بھی اگر ان سے سفارش کے لئے درخواست کی گئی تو یہ جائز ہوگا۔

لیکن یہ ہے؛ کیونکہ ایسا ثبوت فقط روز محشر کے لئے وارد ہوا ہے، اس شرط کے ساتھ کہ سفارش کے لئے اجازت طلب کرلی گئی ہو، آیت کریمہ ہے: ۔۔۔ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ (البقرہ: ٢٥٥) کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔

اور جن سے سفارش کی طلب کی جارہی ہے یعنی اللہ رب العزت، ان کی رضامندی اس میں شامل ہو، آیت کریمہ ہے: ۔۔۔ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (سورة الانبياء: ٢٨) اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کرسکتے مگر اس شخص کی جس سے خدا خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اور ایسی سفارش کا موازنہ انسانوں کے سامنے دنیوی سفارش سے کرنا صحیح نہیں ہوگا، آیت کریمہ ہے: وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۔۔۔ (سورة الزمر: ٦٧) اور انہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیئے تھی نہیں کی۔

٤۔ وہ دعوی کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے اگر اپنے رسول کو کسی علم غیب سے متعارف کرا دیا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مطلقا غیب کا علم رکھتے ہیں۔

لیکن یہ ہے؛ کیونکہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ وہ غیب کا علم رکھنے پر علی الاطلاق قادر رکھتے ہیں۔ آیت کریمہ ہے: قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (سورة الاعراف: ١٨٨) کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کرلیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ اور دوسری جگہ فرمایا: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ (سورة البقرہ: ١٨٦) اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں

اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اور ایک جگہ فرمایا: وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا (سورة الجن: ١٨) اور یہ کہ مسجدیں (خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

حضرت جعفر الصادق کا فرمان ہے: واللہ مانحن إلا عبید ... ما نقدر علی ضر ولا نفع، إن رحمنا فبرحمته، وإن عذبنا فبذنوبنا (بحار الأنوار: جلد؛ ٢٥ صفحہ؛ ٢٨٩) اللہ کی قسم ہم فقط اللہ کے بندے ہیں . . . ہم کسی نفع نقصان پر استطاعت نہیں رکھتے، ہم پر اگر رحم کی نعمت نصیب ہوئی تو یہ رحمت بھی انہی کی ذات سے متصل ہے، اور اگر ہم عذاب کے مستحق ہوئے تو ہماری اپنی ہی گناہوں کے پاداش میں بھگتینگے۔ بلاشبہ یہ قول تحفظ (عصمت) اور قدرت کے بالکل منافی ہے۔

صحابہ کرام اور آل بیت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتے کے لیے میرے نزدیک سب سے پسندیدہ یہ ہے کہ میں ان سے رشتہ جوڑوں۔

وہ آل بیت سے بہت ہی شدید درجہ کی محبت رکھتے تھے خاص طور پر بی بی فاطمہ سے، وہ ہمیشہ ان کا حال واحوال پوچھتے رہتے، چناچہ جب وہ ایک دفعہ بیماری میں مبتلاء ہوئیں تو ان کی تیمار داری کے لئے اپنی اہلیہ اسماء بنت عمیس کو ان کے گھر بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: حضرت علی نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت عمر سے کرائی، ان کے بیٹوں کے نام میں ایک نام عمر بھی ہے، وہ ایک دوسرے کی تعریفیں کیا کرتے تھے، ان کے خطوط میں بھی یہ واضح ملتا ہے، خلافت کے لئے حضرت عمر نے چھہ امیدواروں میں ان کا بھی نام پیش فرمایا، ان کو مدینہ منورہ کا خلیفہ بھی متعین فرمایا، وہ ان سے مشورہ لیا کرتے تھے، عطیات کی تقسیم میں بنی ہاشم کو اول رکھتے، ہم یہ نہ بھولیں کہ حضرت حسین کی اولاد حضرت عمر کے ساتھ جہاد کی وجہ سے ہی گرفتار ہوئی۔ اسی طرح ام محمد بن الحنفیہ حضرت ابوبکر کے ساتھ جہاد کی وجہ سے ہی ہوئیں۔ اور کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عمر ہی ہیں جنہوں نے یہ حدیث: (الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ) نقل کی ہے۔ تو کیا کوئی ایسے شخص کے فضائل کو نقل کریگا جن سے وہ نفرت کرتا ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ پر شیعوں کی تنقید: وہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی شجاع تھے، (وہ حقیقت میں ایسا ہی تھے) پھر آگے وہ بیان کرتے ہیں ہیں کہ انہوں نے اپنی اہلیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو تن تنہا چھوڑ دیا، وہ اپنی بیوی کوان کے سامنے بہت زیادہ پیٹتے تھے، اسی طرح جب وہ بی بی فاطمہ کی دفاع نہ کر پائے، اور امامت کو چھوڑ دیئے، اور مصحف شریف کے چھپائے جانے پر انہوں نے ان پر بزدلی کا بھی الزام لگایا، یہاں تک کہ ان کو مکھی سے بھی تشبیہ دیدیا۔

https://www.youtube.com/watch?v=rhbdJwiUTnE

حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) کا قتل: امام ابن تیمیہ اپنے فتاوی (٤٨٧/٤) میں فرماتے ہیں کہ: جس نے بھی حضرت حسین کو قتل کیا، یا قتل میں اعانت فرمائی، یا ان کے قتل ہونے پر رضامندگی کا اظہار کیا، ان پر اللہ، ان کے فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت ہے)۔ حضرت حسین اپنے شیعی حضرات کے لئے دعا کرتے ہیں: (اللھم إن متعتھم إلی حین ففرقھم فرقا .. فإنھم دعونا لینصرونا ثم عدوا علینا فقتلونا) یعنی اے پروردگار اگر تو نے ایک محدود وقت کے لئے ان کو نعمت عطا کیا ہے تو ان کو جماعتوں میں تقسیم کردے، اس لئے کہ یہ مجھ کو ہماری مدد کے لئے دعوت پیش کیا تھا، لیکن وہ میرے مخالف ہوکر ہمارے دشمن بن گئے اور ہمیں قتل کردیا۔ یہ لوگ ان کے ساتھ خط و کتابت کر کے پیچھے ہٹ گئے اور غداری پر آمادہ ہوگئے، اور بالآخر اللہ نے ان کو شہادت عطا فرمائی۔
ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا: اللہ تبارک وتعالی نے اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا: النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ (سورة الاحزاب: ٦) پیغمبر مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔ چنانچہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اپنی مائیں نا مانیں ان کا شمار مومنین میں نہیں ہوگا، کیا آپ کو علم ہے کہ حدیث کساء کی راوی بی بی عائشہ بنت ابوبکر ہی ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ "فاطمۃ سیدۃ نساء المؤمنین" والی حدیث بھی بی بی عائشہ نے ہی روایت کی ہیں۔ تو کیا ان دونوں کے درمیان تناؤ رہتے ہوئے وہ اس طرح کی حدیث نقل فرماتیں؟

غیر معصوم کا حکم

اگر یہ حکم معصوم پر محدود رہے اور یہ اللہ کا کرم ہو کہ وہ غلطی نہ کرے تو کیا اس کی عدم موجودگی میں بلا حاکم رہیگا؟ یا یہ کہ غیر معصوم کا حکم رہیگا؟ باوجودیکہ حضرت جعفر الصادق سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: (کل بیعة قبل
ظهور القائم فبیعة كفر ونفاق وخديعة، لعن الله المبایع لها والمبایع له) الهداية الكبرى (ص ٣٩٦) وبحار الأنوار (ج 53 باب ٢٨) ومختصر بصائر الدرجات (ص183) یعنی قائم کے ظہور سے قبل والی بیعت کفر، نفاق اور دھوکہ پر مبنی بیعت شمار ہوگی۔